QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اسلامی دعوت و ارشاد کے مؤثر اسالیب میں منہج ترغیب و ترھیب کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Method of *Targhīb* and *Tarhīb* among the Effective Approaches of Islamic Da‘wah and Guidance

Muhammad AbuBakar
Lecturer, Minhaj University, Lahore, Pakistan.
Email: faizi9423@gmail.com
Dr. Ghulam Ahmad Khan
Assistant Professor, Minhaj University, Lahore, Pakistan.
Email: dr.ghulamahmad70@gmail.com

Abstract

The essence of Islamic preaching (Da'wah) lies in awakening the dormant soul of humankind and guiding the lost towards the path of the Most Merciful by warning them against the ways of Satan. Da'wah and Irshad represent a divine process through which a person becomes spiritually connected with the Creator; his heart and mind are illuminated by the light of divine guidance. It transforms an individual into one who, while living amidst worldly realities, remains deeply attached to the eternal life of the Hereafter.The true purpose of Da'wah is to strengthen the relationship between the Creator and His creation. To establish this sacred connection, the Prophets (peace be upon them) adopted the method of Da'wah and Irshad a path that combines wisdom, compassion, and moral persuasion. Among the various methods of Da'wah, the most balanced and effective is the approach of "Targhib wa Tarhib" (Encouragement and Warning), which aligns perfectly with the innate nature of human beings.The Prophetic model of Da'wah, presented by the Holy Prophet Muhammad (ﷺ)embodies a unique and comprehensive synthesis of knowledge, insight, mercy, justice, fear of Allah, and hope in His mercy. The study of these characteristics reveals the true essence of the Prophetic methodology and highlights how the approach of Targhib and Tarhib serves as a complete framework for the moral, spiritual, and intellectual development of humanity.

Keywords: *Da'wah and Irshad, Targhib wa Tarhib, Prophetic Methodology, Spiritual Awakening, Islamic Guidance, Moral Development*

دعوت کا مقصد انسان کے اندر سوئي ھوئي روح کو بیدار کرنا ھے ۔بھٹکے ھوئے انسان کو شیطان کے راستے کي ترھیب دے کر راحمٰن کے راستے کي ترغیب دینا ۔دعوت و ارشاد ایك ایسا عمل ھے جو انسان کو اس قابل بنا دیتا ھے کہ وہ اپنے رب سے مربوط ھو جائے ۔اس کے دل و دماغ خدا کے نور سے منور ھو جائیں ۔ دعوت ایك ایسا عمل ھے جو انسان کو دنیا میں رھتے ھوئے آخرت کے ساتھ منسلك کر دیتا ھے ،وہ دنیا کي عظمتوں میں خدا کي عظمت کو دریافت کرنے لگ جاتا ھے ۔مخلوق کا خالق کے ساتھ تعلق استوار کرنے کے لیے جس طریق کو اختیار کیا گیا ھے وہ دعوت و ارشاد ھے۔دعوت ارشاد کے مناھج میں منفرد منہج ترغیب و ترھیب پر مبني ھے۔ حضور اکرمﷺ کي پیش کردہ دعوت اسلامي اپني فطرت اور نوعیت کے لحاظ سے مختلف امتزاجي خصوصیات کي حامل ھے۔جن کا تذکرہ اس کي ماھیت کو سمجھنے میں مدد دیتا ھے ان میں سے چند ایك کا بیان ناگزیر ھے۔

منہج ترغیب وترھیب کے اصول وآداب

آپﷺ كي ذات گرامي تبليغ دين كے معاملے ميں منفرد حيثيت كي حامل هے اور اس سلسلے ميں آپ كا اسوه كامل و مكمل اور نهايت جامع هے۔ آپﷺ نے نه صرف يه كه لوگوں كے سامنے دعوت و تبليغ كا بهترين عملي نمونه پيش فرمايا بلكه اس كام كے لئے بهترين اصول و ضوابط بهي ديئے۔ قرآن و حديث ميں دعوت و تبليغ كے اصول و ضوابط كا نهايت واضح بيان هے۔ چنانچه ارشاد هے:

ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ (1)

آپ اپنے رب كے راستے كي طرف حكمت اور عمده و وعظ كے ذريعے بلائيے اور ان كے ساتھ اچھے طريقے سے بحث كيجئے۔ بيشك آپ كا رب خوب جانتا هے كه كون اس كے راستے سے بهٹكا اور وه ان كو بهي جانتا هے جو هدايت پر هيں۔

اس آيت ميں دعوت و تبليغ كے تين اهم اصول بيان كئے گئے هيں:

1۔حكمت

ترغيب و ترهيب ميں حكمت سے مراد يه هے كه نهايت پخته اور اٹل مضامين اور مضبوط و براهين كي روشني ميں نهايت حكميانه انداز سے لوگوں كو ان كي ذهني استعداد اور موقع و محل كو ديكهتے هوئے اسلام كي دعوت اس طرح پيش كي جائے كه مخاطب كے دل ميں اتر جائے۔ اس سلسلے ميں آپﷺ كي خصوصي اور امتيازي شان كا اندازه اس امر سے كيا جاسكتا هے كه جب عرب كے مشهور خطيب ضمادالازدي نے آپ كا اثر انگيز خطبه سنا تو بول اٹھا يه كاهنوں اور جادوگروں كا كلام نهيں اور نه يه شاعري هے۔ چنانچه اس نے فوراً اسلام قبول كرليا۔ قبيله دوس كے سردار طفيل بن عمرو الدوسي آپ كا كلام سن كر بے ساخته كهنے لگے كه ماسمعت قولا قط احسن منه ميں نے اس سے بهتر كلام كبهي نهيں سنا۔

2۔ موعظت حسنه

ترغيب و ترهيب ميں موعظت حسنه سے مراد كسي كي خير خواهي كي بات اس كے سامنے مؤثر، نرم خوئي، اخلاص، همدردي، شفقت اور حسن اخلاق سے نهايت معتدل پيرائے ميں كي جائے۔ اس سے اكثر پتهر دل بهي موم هوجاتے هيں اور لوگ ترغيب و ترتيب كے مضامين سن كر بے تابي كے ساتھ دين حق كي طرف مائل هوجاتے هيں۔ آپﷺ كي موعظت حسنه كا يه اثر تها كه غزوۀ بدر كے بعد عمير بن وهت الحجمي جو (نعوذ بالله) آپ كو قتل كرنے كي نيت سے مكے سے روانه هوا تها۔ آپ كي خدمت ميں پهنچ كر مشرف باسلام هوگيا۔

3۔ مجادلۀ احسن

ترغيب و ترهيب كا ايك اصول مجادلئه آحسن هے ،قرآن كريم ميں دو طرح كے مجادلوں كا ذكر آيا هے:

مجادلۀ احسن: مسلمانوں كو يه حكم هے كه جهاں تك هوسكے معاملے كو مجادلے تك نه پهنچنے ديں۔ اگر مجادلے كي نوبت آهي جائے تو مخاطب كو قائل كرنے كے لئے حسن اخلاق اور عمده استدلال سے

---

(1) القرآن ،النحل: ۱۲۵

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

كام ليں۔ بهترين طريقے سے تهذيب، شائستگي، حق شناسي اور انصاف كے ساته بحث كرو۔ ايسي دل آزار باتيں نه كرو جن سے قضيه بڑهے اور معامله طول كهينچے۔ بحث كا مقصد خالص الله كے لئے معاملے كو سلجهانا اور الله كا كلمه بلند كرنا هو۔ حضرت ابراهيم عليه السلام اور نمرود كے مابين هونے والا مباحثه (46) اس كي مثال هے۔

4۔ تاليف قلب

ترغيب و ترهيب ميں اس كا مقصد اس شخص كے ساته محبت و همدردي اور مدد و اعانت كا سلوك كرنا هے، جس كو اسلام كي طرف مائل كرنا مقصود هو۔ اس سے انسان ميں ممنونيت كے جذبات پيدا هوتے هيں جو ضد اور عناد كے جذبات كو دور كركے اس ميں قبول حق كي صلاحيت پيدا كرديتے هيں۔ آپﷺ نے بهت سےلوگوں كي تاليف قلب فرمائي۔ مكے كے بعض رئيس اور سينكڑوں مشركين اسي جذبے سے متاثر هوكر اسلام لائے تهے۔ آپﷺ نے حنين كا سارا مال غنيمت ان ميں تقسيم فرما ديا تها۔ صفوان بن اميه جو اسلام كا سخت مخالف اور آپ كا جاني دشمن تها، كهتا هے كه مجهے آپﷺ سے سخت بغض تها ليكن آپﷺ كے ان احسانات نے جو آپ نے مجه پر فرمائے هيں ايسا متاثر كيا كه اب ميري نگاه ميں آپ سے زياده محبوب كوئي نهيں۔حضرت انسﷺ بيان كرتے هيں:

ان رجل سال النبی صلی الله علیه وسلم غنما بین جبلین فاعطاه ایاه فاتی قومه، فقال ای قوم! اسلموا فو الله ان محمدا لیعطی عطاء مایخاف الفقر (1)

ايك شخص نے رسول اللهﷺ سے ان بكريوں كا سوال كيا جو دو پهاڑوں كے درميان وادي ميں پهيلي هوئي تهيں۔ آپﷺ نے وه سب اس كو عطا فرما ديں۔ پهر اس نے اپنے قبيلے ميں جاكر اپني قوم كو مخاطب كركے كها۔ اے ميري! تم اسلام قبول كرلو، خدا كي قسم! محمدﷺ ايسے فياض هيں كه مفلس هوجانے كي پرواه نهيں كرتے۔

5۔ تيسير و تبشير

آنحضرتﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعري كو اسلام كي دعوت و تبليغ كے لئے يمن ميں متعين فرمايا تو ان كو رخصت كرتے وقت يه هدايات ديں كه الله كے دين كو لوگوں كے سامنے آسان كركے پيش كرنا۔ مشكل بنا كر پيش نه كرنا۔ ان كو خوش خبري سنانا، دين سے نفرت نه دلانا۔حضرت انس رضي الله عنه سے روايت هي كه رسول اللهﷺ نے فرمايا:

يسروا ولا تعسروا، و بشروا ولا تنفروا (2)

آساني پيدا كرو اور تنگي نه كرو۔ خوش خبري دو اور نفرت نه دلاؤ۔

6۔تحقير و تنقيص سے احتراز

ترغيب و ترهيب كے لئے ضروري هے كه دين كي بات اس طرح پيش كي جائے كه اس سے نه تو كسي كي تحقير هو اور نه تنقيص۔ بعض لوگ اپنے آپ كو دين كا علم بردار سمجهتے هوئے مخاطب كي تحقير پر اتر آتے هيں اور اس پر طعن و تشنيع كرنے لگتے هيں۔ يه طريقه نهايت مذموم اور ناپسنديده هے۔

(1) قشيري،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج ،(١٣٧٥ھ)،صحيح مسلم ,ج4،ص 36، الرقم: ٢٣١٢

(2) بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بخاري،(١٣٨١ھ)،صحيح بخاري ,ج 1،ص 27، الرقم: ٦٩

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اسلام ميں دوسروں کي پرده پوشي اور خصوصيت سے ايك مسلمان کي پرده پوشي کي سخت تاکيد هے۔

7-حسنِ کردار سے ابلاغِ دعوت

دعوت الي الله اور لوگوں کو اسلام کي طرف مائل کرنے کے ذرائع ميں سے بهترين ذريعه داعي کا پاکيزه کردار ، اس کے قابل تعريف افعال، اعليٰ صفات اور بلند اخلاق هے۔ يه چيزيں دائي کو دوسروں کے ليے بهترين نمونه اور خوب صورت اسوه بناديتي هيں۔ ان کي بنا پر دائي کي زندگي ايك کهلي کتاب کي مانند هوتي هے جس ميں لوگ اسلامي تعليمات کو پڑھ سکتے هيں، اس طرح وه ان تعليمات کي طرف بڑھتے هيں اور ان کي طرف کهنچے چلے آتے هيں۔ اس ليے که افعال اور کردار کا اثر صرف باتوں کے اثر سے کهيں زياده هوتا هے۔

دنيا کے اکثر ممالك ميں اسلام کي اشاعت مسلمانوں کي پاکيزه سيرت وکردار سے هوئي ، وه کردار جو غير مسلموں کي نگا ميں اپني طرف کهينچتا اور انهيں اس بات پر آماده کرتا تها که وه اسلام کو گلے لگاليں۔ دائي اپني پاکيز و سيرت کے ذريعے جو اسوۂ حسنه پيش کرتا هے دو دراصل اسلام کي عملي دعوت هوتا هے، جس سے غير مسلم اسلام کي حقانيت پر استدلال کرتے هيں اور وه يقين کر ليتے هيں که اسلام الله تعالي کا بهيجا هوا دين هے۔ يه تاثر خاص طور پر ان غير مسلموں کا هوتا هے جو سليم الفطرت اور سليم العقل هوتے هيں۔

داعي کے اچهے کردار کي اهميت اور وه جس چيز کي طرف دعوت ديتا هے اس پر لوگوں کے ايمان لانے ميں داعي کے کردار کے اثرات کا انداز و اس بات سے لگايا جا سکتا هے که حضرت خديجه بنت خويلد رضي الله عنها کو جب رسول الله صلي الله عليه وسلم نے غار حرا ميں پيش آمده واقعے کي اطلاع دي تو انهوں نے کها: آپ کو مبارك هو، الله تعاليٰ آپ کو کبهي رسوا نهيں کرے گا، آپ صله رحمي کرتے هيں، سچ بولتے هيں، آپ گراں بار کے سوار هونے ميں تعاون کرتے هيں اور حوادث زمانه کے مقابلے ميں مدد ديتے هيں ۔

انهوں نے رسول الله صلي الله عليه وسلم کے اس طرح کے کئي اچهے اخلاق کا ذکر کيا، جن کي بنا پر وه آپ کي تصديق اور حق ميں آپ کي اعانت پر کمر بسته هوگئيں۔

ايك روايت ميں هے که ايك ديهاتي رسول الله صلي عليه وسلم کے پاس آيا اور کهنے لگا تم کون هو؟ آپ نے فرمايا: ميں محمد بن عبد الله هوں ۔ آدمي نے کها: کيا تم وهي هو جس کے بارے ميں کها جاتا هے که وه جهوٹا هے؟ آپ نے فرمايا هاں ميں وهي هوں جس کے بارے ميں لوگوں کا يه گمان هے۔ ديهاتي نے کها: يه چهره کسي جهوٹے کا چهره نهيں۔ پهر اس نے کها تم کس چيز کي طرف دعوت ديتے هو؟ رسول الله صلي الله عليه وسلم نے اس کے سامنے چند اسلامي تعليمات بيان کيں، جس کي طرف آپ دعوت ديتے تهے۔ ديهاتي نے کها: ميں تجھ پر ايمان لايا۔ ميں گواهي ديتا هوں که الله کے سوا کوئي معبود نهيں، اور ميں گواهي ديتا هوں که محمد الله کا رسول هے۔ اس سے معلوم هوا که ديهاتي نے آپ کے چهره انور کے ان نشانات سے ، جو بچے اور با اخلاق لوگوں ميں پائے جاتے هيں، اس بات پر استدلال کيا که آپ اپني دعوت ميں بچے هيں۔(1)

اچها کردار، جس کے ذريعے دائي دوسروں کے ليے اچها نمونه ثابت هوتا هے، اس کے دو بڑے اصول هيں، ايك اچهے اخلاق اور دوسرا قول و فعل کي موافقت ۔ اگر يه دونوں اصول موجود هوں تو دائي کي سيرت ذکر دار ا چهي هوگي اور اس کا کردار اسلام کي طرف خاموش دعوت هوگا ۔ ليکن اگر دائي ميں

(1)۔زيدان ،عبد الکريم ،(2010)،اصول دعوت ،لاهور،البدر پبلي کيشنز ،ص:۷۷۱

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

يه دونوں امور موجودنه هوں تو اس كي سيرت بري هوگي اور يه اس بات كي خاموش دعوت هوگي كه لوگ اسلام سے متنفر هو جائيں۔ اس ليے داعي كو اس اهم ترين معاملے ميں الله كا خوف كرنا چاهيے اور اسے اپني سيرت كي وجه سے دوسروں كو دين سے متنفر نهيں كرنا چاهيے، حالانكه رائي چاهتا يه هے كه لوگوں كو دين كي طرف با يا جائے ۔

8-قول و فعل ميں مطابقت

اچھے كردار كا دوسرا اصول قول وفعل ميں مطابقت هے۔ دائي كو اس بات سے بهي محتاط رهنا چاهيے كه اس كے قول اور فعل ميں قضاء هو۔ يه فطري بات هے كه جو شخص اپنے علم پر عمل نهيں كرتا اس كي باتوں كا كوئي فائده نهيں هوتا۔ اسي ليے حضرت شعيب عليه السلام نے اپني قوم سے كها تها

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفكُمْ إِلى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ (1)

''اور ميں هرگز يه نهيں چاهتا كه جن باتوں سے ميں تم كو روكتا هوں ان كا خودارتكاب كروں ۔اسي طرح الله تعالي هميں اس بات سے روكتا هے كه همارے افعال همارے اقوال كے خلاف هوں۔''

الله تعالي كا ارشاد هے:

يأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِم تَقُولُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(2)

'' اے لوگو جو ايمان لائے هو تم كيوں دو بات كهتے هو جو كرتے نهيں هو؟ الله كےنزد يك بهت سخت نا پسند يد و حركت هے كه تم كهو د و بات جو كرتے نهيں۔''

داعي كو چاهيے كه هميشه اپنے آپ كو اس بات پر آمادور كهے كه اس كے افعال اس كے اقوال كے مطابق هوں۔ يه چيز لوگوں كے، اس كي طرف متوجه هونے اور اس كي بات كو قبول كرنے كا ذريعه بنے گي

منہج ترغیب وترہیب کے عملی نظائر

دعوت الي الله سے مراد بهٹكتي هوئي انسانيت كو الله تعالىٰ كے تخليقي منصوبه سے باخبر كرنا ۔اس دنيا ميں الله تعالىٰ كو سب سے زياده جو چيز مطلوب هے وه يه هے كه خدا كے بندوں تك خدا كا پيغام پهنچايا جائے اور الله كي معرفت سے آشنائي دي جائے ، الله تعالىٰ نےانبياء كرام كے ذريعے سے اپنا پيام اپنے بندوں تك پهنچايا ۔حضور ﷺ كے بعد نبورت و رسالت كا سلسله تو ختم هو گيا اور اب يه ذمه داري امت محمديه كے هر فرد كي هے اور بالخصوص علما حضرات كي هے ۔الله تعالىٰ كے بيغام كو لوگوں تك پهنچانے كے ليے حضور ﷺ نے جو منهج اور طريق اختيار فرمايا وهي سب سے مؤثر اور دلپزير هےـدعوت و ارشاد ميں آپﷺ نے ترغيبي و ترهيبي اساليب سے انسانيت كو دعوت دي ،انذار و تبشير كے اسلوب كو اپنايا ۔ موجوده دور ميں ميں بهي غلبه اسلام اور دعوت حق كا پيغام دلوں ميں جاگزيں كرنے كا اثر انگيز اسلوب ترغيب و ترهيب كا هے ۔ اس فصل ميں حضور ﷺ كے منهج ترغيب و ترهيب پر مبني عملي پهلؤں كو اجاگر كرنے كي سعي كي گئي هے ۔

(1) القرآن ،هود: ٨٨

(2) ۔ القرآن، الاحقاف : ٢٦

عملي كردار سے ترغيب وترهيب

نبي ﷺ نے صحابه كرامؓ كي تربيت فرمائي اور عقائد، عبادات اور اعليٰ اخلاق كي بنياد پر اسلامي جماعت قائم كي۔ اس عظيم جماعت كي تياري كے بعد علانيه دعوت كا وقت قريب آن پهنچا تها، چنانچه الله تعالي نے ارشاد فرمايا:

وَأَنذِر عَشِيرَتَكَ ٱلأَقرَبِينَ. وَٱخفِض جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلمُؤمِنِينَ. فَإِن عَصَوكَ فَقُل إِنِّي بَرِيٓءٞ مِّمَّا تَعمَلُونَ. (1)

’’اور (اے حبيبِ مكرّم!) آپ اپنے قريبي رشته داروں كو (همارے عذاب سے) ڈرائيے۔ اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں كے ليے بچها ديجيے جنهوں نے آپ كي پيروي اختيار كر لي هے۔ پهر اگر وه آپ كي نافرماني كريں تو آپ فرما ديجيے كه ميں ان اعمالِ (بد) سے بيزار هوں جو تم انجام دے رهے هو۔‘‘

ان آيات كے نزول كے بعد نبي ﷺ نے اپنے قبيلے اور قرابت داروں كو ايك جگه جمع كيا اور انهيں ايك معبود پر ايمان لانے كي علانيه دعوت دي اور نافرماني كي صورت ميں سخت عذاب سے ڈرايا، انهيں اپنے آپ كو آگ سے بچانے كي تلقين كي اور هر انسان كو اس كي ذمه داري سے آگاه كيا۔(2)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے هيں،

جب آيت وَأَنذِرۡ عَشِيرَتَكَ ٱلۡأَقۡرَبِينَ نازل هوئي تو نبي ﷺ صفا پهاڑي پر تشريف لے گئے اور بلند آواز سے پكارنے لگے۔ ابني فهر! يَا بَنِي عَدِيٍّ ! ’’اے بني فهر! اے بني عدي!‘‘ اور قريش كے ديگر قبائل كا نام ليا، يهاں تك كه سب جمع هو گئے ۔ اگر كوئي آدمي مصروفيت كي بنا پر نه پانچ پايا تو اس نے اپنا سفير بهيج ديا تا كه حقيقتِ حال دريافت كر سكے۔ غرض قريش آگئے۔ ابولهب بهي آگيا۔ اس كے بعد آپﷺ نے فرمايا:

أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُريد أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنتُمْ مُصَدِّقِي؟

’’ذرا بتاؤ تو اگر ميں تمهيں يه خبر دوں كه ادهر وادي ميں شهسواروں كا ايك لشكر هے جو تم پر دهاوا بولنا چاهتا هے تو كيا تم مجهے سچا مانو گے؟ لوگوں نے كها: ’’هاں! هم نے آپ ميں سچ كے سوا كچھ نهيں پايا۔ نبي اكرم ﷺ نے فرمايا:

فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيۡنَ يَدَي عَذَابٍ شَدِيدٍ

’’اچها تو ميں تمهيں ايك سخت عذاب سے پهلے خبر دار كرنے كے ليے بهيجا گيا هوں۔

اس پر ابو لهب نے كها: ’’تجھ پر سارے دن تباهي نازل هو، تو نے هميں اس ليے جمع كيا تها۔‘‘ (معاذ الله) الله تعالي نے سورة لهب نازل فرمائي:

تَبَّتۡ يَدَآ أَبِي لَهَبٖ وَتَبَّ. مَآ أَغۡنَىٰ عَنۡهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ (3)

---

(1) القرآن, الشعراء :۲۱۴

(2) محمدعمر،(۱۹۶۰ء)، رسالة الأنبياء ،بيروت ،دارلعلم ،: ج:۳،ص:۴۶

(3) بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بخاري،(۱۳۸۱ه)،صحيح بخاري ،الرقم: ۴۷۷۰

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

''ابولهب كے دونوں هاتھ ٹوٹ جائيں اور وه تباه هو جائے (اس نے همارے حبيب پر هاتھ اٹھانے كي كوشش كي هے)۔ 2. اسے اس كے (موروثي) مال نے كچھ فائده نه پهنچايا اور نه هي اس كي كمائي نے

ايك روايت ميں هے كه نبي ﷺ نے قريش كے هر قبيلے كا نام لے كر آواز دي تهي اور هر ايك سے فرمايا:

أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّار

''اپنے آپ كو جهنم سے بچاؤ'' پهر فرمايا:

يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللهِ شَيْئًا، غَير أن لَكُمْ رَحِمًا سَائِلُهَا بِبلالِهَا (1)

''اے فاطمه! اپنے آپ كو جهنم سے بچا كيونكه ميں تم لوگوں كو الله كي گرفت سے بچانے كا كچھ بهي اختيار نهيں ركهتا، البته تم لوگوں سے نسب و قرابت كے تعلقات هيں جنهيں ميں باقي اور تازه ركهنے كي كوشش كروں گا۔

تمام قريشي حقيقت پسند اور عملي تهے۔ جب انهوں نے نبي ﷺكي شخصيت كي طرف ديكها تو انهيں اس شخصيت كے روپ ميں ايك سچا اور امانتدار انسان نظر آيا جو ان كے سامنے ايك پهاڑ پر كهڑا تها اور نبي ﷺاس وقت پهاڑ كے دونوں طرف ديكھ رهے تهے جبكه قريش صرف اپنے سامنے ديكھ سكتے تهے۔ ان كي ذهانت اور انصاف نے يهي فيصله كيا كه آپ ﷺ كي بات كي تصديق كي جائے ۔ تب انهوں نے بيك آواز هوكر ''هاں'' كها۔

اور جب يه ابتدائي نفسياتي مرحله مكمل هو گيا اور تمام حاضرين كي شهادت مكمل هوگئي تو رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمايا:

فَإِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَي عَذَابٍ شَدِيدٍ

''ميں تمهيں ايك سخت عذاب سے پهلے خبر دار كرنے كے ليے بهيجا گيا هوں۔''

يهي وه الفاظ تهے جو مقام نبوت كے لائق تهے اور نبي ﷺكے پاس جو غيبي امور اور وهي حقائق كا علم تها اس كے شايانِ شان اس وعظ ميں دانائي و بلاغت كے ساتھ لوگوں كو جهنم كي آگ سے ڈرايا گيا تها، يه ايك ايسا انداز تها جس كي سابقه اديان اور نبوتوں ميں كوئي مثال نهيں ملتي۔ اس سے زياده براه راست اور اس سے زياده واضح اسلوب كوئي هو هي نهيں سكتا تها، لهذا تمام حاضرين آپ ﷺ كي بات سن كر خاموش هو گئے۔ (2) صرف ابولهب نے جواباً سخت الفاظ كهے۔

نبي ﷺ نے امت كے ليے ذرائع ابلاغ (ميڈيا) كے اصول مقرر فرما ديے۔ آپ ﷺ نے پهاڑ جيسے بلند مقام كو كهڑے هونے كے ليے منتخب فرمايا اور تمام لوگوں كو آواز دي اور آپ ﷺ كي آواز هر خاص و عام تك پهنچي۔ آج كل پيغام رساني كے جديد ادارے بهي اسي اسلوب پر عمل كرتے هيں تا كه خبر زياده دور تك پهنچائي جاسكے۔

گويا آقا ﷺ نے خطبه اول ميں لوگوں كو ترهيب كے زريعے سے الله كي طرف بلا يا پهر نبي ﷺنے اپني مضبوط دعوت كے ليے مضبوط اساس، يعني سچائي كا انتخاب كيا تا كه اس بنياد پر اپنا مدعا پيش كر سكيں۔ اس طرز عمل سے دعوت و پيغام رساني سے منسلك افراد كو جان لينا چاهيے كه لوگوں تك

(1) قشيري،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج ،(١٣٧٥ه)،صحيح مسلم ، الرقم: ٢٠٤

(2) ندوي،علامه،سيد،سليمان،(س-ن)، سيرة النبيﷺ ، الفيصل ناشروان و تاجران غزني سٹريٹ لاهور ، ص:١٣٨

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اطلاعات اور دعوت پهنچانے كي بنياد پيغام بهيجنے اور وصول كرنے والے يا پيغام نشر هونے كي جگه اور اسے قبول كرنے والے كے درميان باهمي اعتماد پر هے۔ اس طرح يه بهي ضروري هے كه گفتگو سچي هو اس ميں كسي قسم كا جهوٹ شامل نه هو۔

مخالفين كي تدبير اور حضور ﷺ كي بے اعتنائي

مكه كے مشرك نبي ﷺ كي دعوت ميں شكوك و شبهات پيدا كرنے كي كوشش كرنے لگے اور اس غرض سے انهوں نے ذرائع ابلاغ كي جنگ يا ميڈيا وار كا آغاز كيا جس كا ليڈر وليد بن مغيره تها ۔ مشركين مكه نے ترغيب و ترهيب كي دعوت كا مذاق بهي بنايا اور اس كے خلا ف شكوك شبهات پيدا كيے ،وليد بن مغيره كے پاس قريش كے چند لوگ جمع هوئے كيونكه وه ان سب ميں سے عمر رسيده تها۔ حج كا موسم قريب آچكا تها، وليد نے ان سے كها: ''اے گروه قريش! حج كا موسم قريب آچكا هے۔ عنقريب عرب كے مهمان تمهارے پاس آئيں گے۔ انهوں نے تمهارے اس ساتهي (محمد ﷺ) كا حال سن ركها هے۔ پس تمهيں چاهيے كه اس كے متعلق ايك متفقه رائے قائم كر لو۔ ايسا نه هو كه تم ميں باهم اختلاف هو اور تم ايك دوسرے كو جهٹلانے اور ايك دوسرے كي بات كا رد كرنے لگو۔''

قريش : ''اے ابو عبد شمس ! تم هي كچه كهو اور ايسي رائے كا اظهار كرو كه هم سب وهي كهيں۔''

وليد : ''نهيں، تم كچه كهو، ميں سنتا هوں۔''

قريش : ''هم كهيں گے كه وه كا هن هے۔''

وليد : ''نهيں، الله كي قسم! وه كا هن نهيں، هم نے كاهنوں كو ديكها هے۔ وه كا هنوں كا گنگنانا يا ان كي قافيه پيمائي نهيں۔''

قريش : ''پهر هم اسے ديوانه كهيں گے۔''

وليد : ''نهيں، وه ديوانه بهي نهيں۔ هم نے جنون كو ديكها هے اور اسے جانتے هيں۔ اس كي حالت محض گنگنانے كي نهيں هے، نه خلجان هے اور نه شيطاني وسوسه هے۔''

قريش : '' تب هم اسے شاعر كهيں گے ۔''

وليد : ''وه شاعر بهي نهيں ۔ هم شعر كي تمام اقسام: رِجز، بَزَجْ، قُريض، مَقْبُوض و مَبْسوط كو وه جانتے هيں، وه شعر بهي نهيں۔''

قريش ''پهر جادو گر كهيں گے۔''

وليد : ''جادو گر بهي نهيں۔ هم نے بڑے بڑے جادوگر اور ان كے جادو ديكهے هيں۔ اس ميں ان كا پهونكيں مارنا هے نه ان كا گر هيں دينا هے۔''

قريش : ''اے ابو عبد شمس ! پهر هم كيا كهيں؟''

وليد: ''والله ! اس كي بات ميں ايك قسم كي شيريني هے۔ اس كي جڑيں بهت شاخوں والي هيں اور زمين ميں پيوست هيں اور اس كي شاخيں پهلدار هيں۔ تم اپني ان تمام باتوں سے جو كچه كهو گے اس كا جهوٹا هونا ظاهر هو جائے گا۔ هاں، زياده سے زياده تم يهي بات كهه سكتے هو كه وه ايسا جادوگر هے جس كے ذريعے باپ، بيٹے ، بهائي ، مياں، بيوي، فرد اور خاندان كے درميان جدائي پڑ جاتي هے۔''(1)

الله تعاليٰ نے وليد بن مغيره كے بارے ميں يه آيات نازل فرمائيں:

(1) عسقلاني،احمدبن علي بن محمد ابن حجر ،(س ن)،"تهذيب التهذيب،مصر،دارالقلم ، ج:١،ص:۶۴

بيهقي،ابوبكراحمد بن حسين.(1994ء).دلائل النبوة، بيروت:دارالكتب العلميه ،ج:٢،ص:٢٠٠

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

ذَرۡنِي وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِيدٗا. وَجَعَلۡتُ لَهُۥ مَالٗا مَّمۡدُودٗا. وَبَنِينَ شُهُودٗا. وَمَهَّدتُّ لَهُۥ تَمۡهِيدٗا. ثُمَّ يَطۡمَعُ أَنۡ أَزِيدَ. كَلَّآۖ إِنَّهُۥ كَانَ لِأٓيَٰتِنَا عَنِيدٗا. سَأُرۡهِقُهُۥ صَعُودًا. إِنَّهُۥ فَكَّرَ وَقَدَّرَ. فَقُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ. ثُمَّ قُتِلَ كَيۡفَ قَدَّرَ. ثُمَّ نَظَرَ ٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ. ثُمَّ أَدۡبَرَ وَٱسۡتَكۡبَرَ. فَقَالَ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّا سِحۡرٞ يُؤۡثَرُ. إِنۡ هَٰذَآ إِلَّا قَوۡلُ ٱلۡبَشَرِ. سَأُصۡلِيهِ سَقَرَ. (1)

”آپ مجھے اور اس شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا (اِنتقام لینے کے لیے) چھوڑ دیں۔ .اور میں نے اسے بہت وسیع مال مہیا کیا تھا۔ اور (اس کے سامنے) حاضر رہنے والے بیٹے (دئیے) تھے۔ اور میں نے اسے (سامانِ عیش و عشرت میں) خوب وُسعت دي تھي۔ پھر (بھي) وہ حرص رکھتا ھے کہ میں اور زیادہ کروں۔ ہرگز (ایسا) نہ ہوگا، بے شك وہ ہماري آیتوں کا دشمن رہا ھے۔ عنقریب میں اسے سخت مشقت (کے عذاب) کي تکلیف دوں گا۔ بے شك اس نے سوچ بچار کي اور ایك سازش وضع کرلي۔ بس اس پر (اللہ کي) مار (یعني لعنت) ہو، اس نے کیسي سازش تیار کي۔ اس پر پھر (اللہ کي) مار (یعني لعنت) ہو، اس نے (یہ) کیسي سازش کي۔ پھر اس نے (اپني تجویز پر دوبارہ) غور کیا۔ پھر تیوري چڑھائي اور منہ بگاڑا۔ پھر (حق سے) پیٹھ پھیر لي اور تکبّر کیا۔ پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) جادو کے سوا کچھ نہیں جو (اگلے جادوگروں سے) نقل ہوتا چلا آرہا ھے۔ یہ (قرآن) بجز اِنسان کے کلام کے (اور کچھ نہیں۔ میں عنقریب اسے دوزخ میں جھونك دوں گا۔“

مذکورہ قصے سے معلوم ہوتا ھے کہ حضور ﷺ کے دعوت ِ ترغیب و ترھیب کے خلاف اعصابي جنگ بِلا سوچے سمجھے نہ تھي بلکہ اس منصوبے کو قریشي سرداروں نے بڑي دقت اور پختگي سے تیار کیا تھا۔ اس میں ابلاغیات کے مسلمہ اصولوں کا لحاظ رکھا گیا تھا جن کي آج کل کے جدید دور میں بھي پاسداري کي جاتي ھے جیسا کہ مناسب وقت، چنانچہ مشرکین نے پروپیگنڈے کے لیے موسمِ حج میں لوگوں کے جمع ہونے کا وقت چنا۔ اسي طرح آپس میں مکمل اتفاق اور عدم اختلاف وغیرہ بھي اس مہم کا حصہ تھا اور یہ سب اس لیے کہ اس میڈیا وار میں حملہ منظم ہو اور حجاج کے وفود پر اس کے مکمل اثرات مرتب ہوں اور مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ مناسب وقت کے ساتھ ساتھ انھوں نے ایسي مناسب جگہ کا بھي انتخاب کیا جہاں تمام حجاج کے وفود پہنچتے ہوں۔

مذکورہ واقعے سے نبي ﷺ کي دعوت ِ ترغیب و ترھیب کي عظمت اور قرآن مجید کي اثر آفرینیوں کا پتہ بھي چلتا ھے۔ ولید بن مغیرہ قریش کا بڑا رھنما تھا مگر اکابر قریش کي متکبرانہ عادات کے باوجود وہ قرآن کریم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کا دل نرم ہوا اور اس نے قرآن کي عظمت کا بڑے بلیغ انداز میں اعتراف کیا۔ وہ دینِ حق کي عقلي اپیل کو تسلیم کرنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔(2)

پرو پیگنڈے کي یہ منظم جنگ نبي ﷺ کي دعوت ِترغیب کو کوئي نقصان نہ پہنچا سکي بلکہ آپ ان دشمنوں کے اس حصار کو توڑنے میں کامیاب رھے جنھوں نے نہ صرف اہل مکہ کو آپ سے نفرت دلانے اور آپ کي شہرت کو داغدار کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا بلکہ وہ مکہ آنے والوں کو آپ کي تعلیمات سے متنفر کرنے ، آپ کو ان تك اپني بات پہنچانے سے روکنے اور آپ کي دعوت کا اثر ختم کرنے

(1) القرآن ،المدّثر:۱۱

(2) الحمیدي،امام ابي بکر عبد اللہ بن زبیر،(1996ء)،التاریخ الاسلامي،دار السفا، ج:۱، ص:۱۲۳

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

کے لیے ہر آنے والے سے آگے بڑھ کر ملاقات کرتے تھے۔
نبي ﷺ نے ترغیب و ترھیب کےدعوتي مشن میں عظیم کامیابي حاصل کي۔ آپ ﷺ اپنے ہر مخاطب کے دل میں عمدہ اثر پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ، آپ ﷺ جس سے بھي ملاقات کرتے ، اس ے گفتگو سے قبل ھي اس پر آپ ﷺ کے رعب، عظمت اور وقار کا اثر نظر آنے لگتا، پھر جب آپ ﷺ اس سے اپني بلیغ گفتگو فرماتے تو وہ آپ ﷺ کي عمدہ گفتگو سنتے ھي اس کا اسیر ہو جاتا جو عقلِ سلیم کے مطابق ہوتي اور اس میں محبت اور خلوص کا جذبہ اور وحي الٰھي کے مطابق خلوصِ نیت کے ساتھ امت کي ہدایت کا وافر سامان ہوتا۔ حضور ﷺ اللہ کے ساتھ وابستگي اور کلمہ کو قبول کرنے پر انعام اور جنت کي ترغیب دیتے اور اس کے ساتھ ترك کرنے پر جھنم کي ترھیب دیتے ۔(1)

منہج ترغیب وترہیب میں حکمت کا پہلو

ترغیب و ترھیب پر مبني یہ انداز دعوت تھا ۔جس میں خوش خبریاں بھي تھي اور خوف الٰھي بھي تھا ،حضرت ضماد ازدي ؓ مکہ آئے اور نبي ﷺ کے خلاف مشرکین کے پروپیگنڈے کا شکار ہو گئے۔ یہاں تك کہ قریشي سرداروں کي طرف سے لگائي گئي جنون کي تہمت کي وجہ سے ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئي کہ نعوذ باللہ آپ کو دیوانگي کا مرض لاحق ھے۔ ضماد از دشنوء ہ سے تعلق رکھتے تھے اور دیوانگي کا علاج جانتے تھے، جب انھوں نے مکہ کے ان کم عقلوں سے سنا کہ آپ کو نعوذ باللہ جنون کي بیماري ھے تو وہ بولے: ’’کاش! اس آدمي سے میري ملاقات ہو جائے۔ ہو سکتا ھے اللہ تعالیٰ اسے میرے ھاتھوں شفایاب فرما دے۔‘‘
ضِمَاد کہتے ھیں کہ ان کي ملاقات نبي ﷺ سے ہوگئي اور انھوں نے کہا: "اے محمد ! (ﷺ) میں اس بیماري کا علاج کرتا ہوں اور اللہ جسے چاھیں میرے ھاتھ سے شفا بھي عطا فرماتے ھیں۔ کیا تو چاھتا ھے کہ میں تجھے اس بیماري کا دم کروں؟ نبي ﷺتم نے فرمایا:

”إِنَّ الْحَمْدَ لِلهِ ، نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا بَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ“(2)

بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ھیں۔ ہم اسي کي تعریف کرتے ھیں اور اس سے مدد مانگتے ھیں۔ جسے اللہ ہدایت نصیب فرمائے اسے کوئي گمراہ نھیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ رکھے اسے کوئي ہدایت نھیں دے سکتا۔ اور میں گواھي دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئي معبود نھیں، وہ اکیلا ھے اور اس کا کوئي شریك نھیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ھیں، اما بعد۔

ضِماَد عرض کرنے لگا: ’’ آپ مجھے یہ کلمات دوبارہ سنائیے۔‘‘ تب نبي ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دھرائے ۔ ضِمَاد نے کہا: ’’میں نے کاھنوں، جادو گروں اور شعراء کے کلام سنے ھیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے الفاظ آج تك نھیں سنے ۔ ان میں تو سمندر کي سي گھرائي اور گیرائي ھے۔‘‘ پھر انھوں نے نبي ﷺ سے عرض کیا: ’’اپنا ھاتھ بڑھائیے ، میں آپ کے ھاتھ پر اسلام کي بیعت کرنا چاھتا ہوں ۔‘‘
جب ضِماَد ازدي ؓ نے بیعت کر لي تو نبي ﷺ نے فرمایا: او عَلٰی قَوْمِكَ ؟اپني قوم کے بارے میں بیعت کرتے ہوں۔‘‘ ضِمَاد ازدي نے کہا: ’’ھاں، اپني قوم کے بارے میں بھي بیعت کرتا ہوں۔‘‘

(1) ایضاً، ج:۱،ص:۱۲۷

(2) قشیري،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج ،(۱۳۷۵ھ)،صحیح مسلم ، الرقم: ۸۶۸

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

حضور ﷺ نے ضماد کو ھدایت اور گمراھي کي ترغیب دلائي اور ساتھ ساتھ اس کے سامنے یه عقیده رکھ دیا که که اگر خدا کو مانو گے تو ھدایت پا جاؤ گے اور اگر انکار کرو گے گمرا ھو جاؤ گے ۔ گویا ان کلمات میں ترغیب بھي موجود ھے اور ترھیب بھي ۔

مدینه طیبه میں جب اسلامي ریاست قائم ھوگئي اور نبي ﷺ کے لشکر مختلف اطراف میں روانه ھونے لگے تو ایك لشکر ضِمَادؓ کي قوم پر سے گزرا، لشکر کے کمانڈر نے لشکر میں اعلان کیا: تم میں سے کسي نے اس قبیلے کي کوئي چیز تو نھیں اٹھائي؟ ایك آدمي نے کھا : میں نے ان کا ایك لوٹا اٹھایا ھے۔ اس پر کمانڈر نے کھا: وه لوٹا انھیں واپس کردو۔ یه تو ضِمَادؓ کي قوم ھے۔،،(1)

دعوتي اسباق

۱۔ قریشیوں کے پروپیگنڈے اور نبي ﷺ کي شخصیت کو متنازعه بنانے کي کوشش اور آپ ﷺ پر دیوانگي کے الزام نے ضماد ازديؓ کو بغرضِ علاج آپ کے پاس پھنچا دیا اور یه ملاقات ان کي اپني روحاني تسکین کا ذریعه بن گئي۔ یوں مکه میں نبي ﷺ کے خلاف بر پا ھونے والي سازش نبي ﷺ کے کے خلاف برپا ھونے والي سازش کي یه جنگ ضماد ازدي اور اس کے قبیلے کے اسلام لانے کي ترغیب کا سبب بني۔

۲۔ نبي ﷺ کے دو وصف صبر اور بردباري کا اظھار ھوتا ھے۔ ضماد ازدي بھي الله نے نبي ﷺ کو دیوانگي کے مرض کا علاج کرنے کي پیشکش کي اور یه ناراضي کا مقام تھا لیکن رسول الله ﷺ نے نرمي اور بردباري کا مظاھره کیا جس سے ضماد ازديؓ کے دل الله کے دل میں نبي ﷺ کا احترام پیدا ھوا۔ گویا حضورﷺ کے اس عمل میں داعي کے لیے صبر ، اور بردباري کي ترغیب ھے۔

3. ان الفاظ کي اھمیت اجاگر ھوئي جو نبي ﷺ نے اپني گفتگو سے پھلے استعمال کیے۔ یه الفاظ الله تعالیٰ کي تعظیم و تمجید اور خالص اس کي عبادت کي ترغیب پر دلالت کرتے ھیں، چنانچه نبي ﷺ سے منقول ھے که آپ ﷺ اپنے اکثر خطبات اور مواعظ کي ابتدا میں یھي الفاظ ارشاد فرماتے تھے۔

4. ضماد ازديؓ بھي آپ ﷺ کي فصاحت اور زور بیان سے متاثر ھوئے کیونکه یه فرمودات عالیه ایك ایسے دل سے صادر ھوئے تھے جو ایمان و یقین اور حکمت سے پُر تھا، لھذا آپ کے الفاظ منھاد کے دل کي گھرائي تك پھنچے اور ان کے ایمان لانے کا سبب بن گئے۔

5. ضماد ازدي ﷺ کا اس قدر جلد اسلام لانے پر تیار ھو جانا اس بات کي دلیل ھے که اسلام دین فطرت ھے اور جب دل کسي بھي داخلي یا خارجي دباؤ میں نه ھو تو اکثر متاثر ھوکر قبولیت کے لیے مستعد ھو جاتا ھے اور اس میں دعوت پیش کرنے والے کي مؤثر بات یا اس کي عمده سیرت کا بھي دخل ھوتا ھے۔

6. مذکوره قصے میں بعض ایسے تربیتي ذرائع جو ترغیب و ترھیب پر مبني ھیں کا تذکره بھي ھے جن کا رسول الله ﷺ نے استعمال فرمایا، مثلاً : گفتگو میں متانت ، افھام و تفھیم کا اسلوب اور بلا واسطه رھنمائي کا قرینه۔ نبي ﷺ کي شخصیت کي چند عظیم صفات بھي ظاھر ھوئیں جن میں تربیت کا جذبه، بردباري، صبر اور خیرِ کثیر کي طرف مائل ھونا سرفھرست ھے۔

نفاذِ عمل کے ذریعے ترغیب وترھیب

رسول الله ﷺ نےاس بات کا خاص اھتمام کیا که جس پیغام کي طرف لوگوں کو دعوت دے رھے ھیں

(1) ایضاً ،الرقم: ٨٦٨

اسے عملاً نافذ بھي کريں اور اس پر انتھائي حد تك كاربند رھيں۔ اس طرح عملي انداز ميں آپ ﷺ نے لوگوں كے سامنے دعوت پيش كي تھي۔ يھي وجه ھے كه دعوتِ حق كي راہ ميں لوگوں كو اذيتوں اور تكليفوں سے گزارا گيا تو آپ ﷺ ان اذيتوں كو برداشت كرنے ميں پيش پيش تھے۔ آپ ﷺ نے اھل ايمان كو صبر تحمل كي تلقين كي توخود اپنے آپ كو صبر و تحمل كا مظاھرہ كرنے والوں ميں پھلے نمبر پر ركھا۔ آپ ﷺ كي قوم كو شعب ابي طالب ميں محصور ھو كر رھنا پڑا تو خود بھي ان كے ساتھ اس وقت تك محصور رھےجب تك آپ ﷺ كے متبعين اور آپ ﷺ كي قوم كو اس سے رھائي نھيں مل گئي۔ آپ ﷺ كي قوم نے مشن كو خير باد كھنے كے عوض بادشاھت، مال و دولت اور عزت و جاہ كي پيشكش كي تو ان كي اس پيشكش كو ٹھكرا ديا اور صاف لفظوں ميں ان پر يه واضح كر ديا كه كسي دنيوي فائدے كے لئے آپ ﷺ يه سب كچھ نھيں كر رھے، بلكه اس لئے كر رھے ھيں كه آپ ﷺ كو الله كي جانب سے ان لوگوں كي طرف، بلكه تمام انسانوں كي طرف رسول بنا كر بھيجا گيا ھے اور آپ ﷺ كے اوپر يه ذمے داري عائد كي گئي ھے كه تمام لوگوں تك الله كا دين پھنچا ديں۔

آپ ﷺ نے اپنے ساتھيوں كو تو ھدايت كي كه وہ ھجرت كر كے حبشه كي طرف نكل جائيں جھاں وہ امن و سكون كے ماحول ميں دعوت كا كام كرنے لگے، ليكن دوسري طرف خود ان كفار كے درميان مكه ميں ھي مقيم رھے جو آپ ﷺ پر اور آپﷺ كے ساتھيوں پر ظلم و ستم ڈھا رھے تھے۔ حقيقت يه ھے كه الله كے رسول ﷺ كي زندگي ايك عملي مثال اور نمونه تھي۔ اسي لئے الله تعالىٰ نے آپﷺ كي ذات و شخصيت كو تقليد اور اسوے كا مركز و محور قرار ديا ھے۔ الله فرماتا ھے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا(1)

''در حقيقت تم لوگوں كے ليے الله كے رسول ﷺ ميں ايك بھترين نمونه تھا، ھر اُس شخص كے ليے جو الله اور يوم آخر كا اميد وار ھو اور كثرت سے الله كو ياد كرے۔''

رسول الله ﷺ كي عملي زندگي خود ايك كامياب اور حكيمانه دعوت تھي۔ انسان كي فطرت يه بھي ھے كه وہ باتوں سے زيادہ عمل سے متاثر ھوتي ھے۔ اس كي وجه يه ھے كه كسي فكر و نظريے كي صداقت جس واضح انداز ميں عمل كے ذريعے سامنے آجاتي ھے محض باتوں يا نظرياتي گفتگو سے نھيں آتي۔ يعني محض زباني گفتگو تو شخصي فائده اٹھانے يا كوئي وقتي مفاد حاصل كرنے كے ليے بھي كي جا سكتي ھے، ليكن رسول اور داعي حق كا عمل اپني دعوت پر ان كے يقيني اور پخته ايمان كي دليل ھوا كرتي ھے۔

ترغیب وترھیب میں مباحث ومذاکرہ

دعوت و تربيت كے فنون ميں سے ايك ھے۔ مباحثه يا مذاكرہ چند اشخاص كے درميان زباني گفتگو كي شكل ميں پيش آتا ھے۔ مذاكرے يا مباحثے ميں شريك ھر فرد مذاكرے يا مباحثے كے طے شدہ موضوع پر اپني رائے پيش كرتا ھے ۔ مذاكرے اور مناظرے ميں فرق ھے۔ فرق يه ھے كه مذاكرے ميں حصه لينے والوں كي گفتگو ايك ھي رخ پر ھوتي ھے، جب كه مناظرہ كرنے والے دو فريق موضوع كے متضاد اور مختلف رخ پر گفتگو كرتے ھيں۔ اسي طرح مذاكرے يا مباحثے كے ليے يه ضروري نھيں ھے كه پھلے سے تياري كي جائے ليكن مناظرے كے ليے فريقين سوالات و جوابات كے سلسلے ميں پھلے سے تياري كيے رھتے ھيں۔مثال ملاحظه كيجئے:

اسلام كے ابتدائي دور ميں ايك طرف مخالفتوں كا طوفان برپا تھا حضور ﷺ نے اس كي پروا كيے

(1)القرآن ،الاحزاب: ٢١

بغير اور جو کچھ حضور ﷺ کے بارے میں منفي نظريه بنايا جا رها تها اس کو پسِ پشت ڈال کر الله کي توحيد کي رغيب دلائي اور عذاب خدا وندي کي ترهيب دي ۔عمرو بن عبسه السلمي ؓ فرماتے هيں که جاهلي دور ميں ميرا گمان تها که لوگ گمراهي پر هيں اور ان کے سامنے کوئي واضح ضابطه حيات نهيں۔ يه لوگ بتوں کي پوجا کرتے تهے۔ ميں نے اس دوران ميں ايك شخصيت کے بارے ميں سنا جو لوگوں کو مختلف خبريں ديتا تها۔ ميں اپني سواري پر سوار هوا اور مکه پهنچا تو ديکهتا هوں که رسول الله ﷺ کے خلاف ان کي قوم بڑي دلير هوئي هے اور آپ ﷺ مخفي انداز اختيار کرنے پر مجبور هيں۔ ميں مکه ميں بڑي لطافت اور ادب سے آپ ﷺ کي خدمت ميں پهنچا اور سوال کيا: ''آپ کيا هيں؟''رسول الله ﷺ:

أنا نبي ''ميں نبي هوں۔''

عمرو بن عبسه ؓ: ''کيسا نبي؟

رسول الله ﷺ: **أَرْسَلَنِي اللهُ** '' مجهے الله تعالىٰ نے بهيجا هے۔''

عمرو بن عبسه ؓ: ''کس چيز کے ساته بهيجا هے؟''

رسول الله ﷺ: أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحدَ اللهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ '' مجهے الله تعالىٰ نے صله رحمي کرنے ، بتوں کو ختم کرنے اور الله کي توحيد کا ڈنکا بجانے اور اس کے ساته کسي کو شريك نه بنانے کا پيغام دے کر بهيجا هے۔''

عمرو بن عبسه ؓ: ''اس عقيدے پر آپ کے ساته کون لوگ کاربند هيں؟

نبي ﷺ: (حرو عَبْدٌ) ايك آزاد اور ايك غلام '' اور ان دنوں آپ پر ايمان لانے والے ابوبکر اور بلال ؓ بهي تهے ۔

عمرو بن عبسهؓ: ''ميں بهي آپ کي اتباع کرنا چاهتا هوں۔''

رسول الله ﷺ:

إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا أَلَا تَرى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي

'' تم اس وقت اس کي استطاعت نهيں رکهتے ۔ کيا تم ميرا اور لوگوں کا حال نهيں ديکه رهے؟ اس ليے تم واپس چلے جاؤ، جب ميرے بارے ميں سنو که مجهے الله نے غلبه عطا فرما ديا هے تو ميرے پاس آنا ۔''

عمر و بن عبسه ؓ کهتے هيں که اس وقت ميں لوٹ آيا، پهر الله کے رسول مدينه طيبه تشريف لے آئے۔ دريں اثنا ميں اپنے اهل و عيال کے ساته مقيم رها اور لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے ميں پوچهتا رهتا تها يهاں تك که ميرے پاس يثرب سے کچه لوگ آئے۔ ميں نے ان سے پوچها: ''اس شخص کے بارے ميں تم کيا جانتے هو جو مدينه ميں آئے هيں؟' ' انهوں نے کها: ''لوگ اس کي طرف ديوانه وار لپك رهے هيں۔ اس کي قوم نے اسے قتل کرنا چاها ليکن کامياب نه هو سکے ۔ عمر ؓ کهتے هيں: '' ميں مدينه پهنچا اور نبي ﷺ کي خدمت ميں حاضر هوا اور عرض کيا: اے الله کے رسول ﷺ! کيا آپ نے مجهے پهچانا هے؟ نبي ﷺ نے فرمايا: نَعَمْ! أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ ''هاں، تو وهي شخص هے جو مجه سے مکه ميں ملا تها۔''

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اسي حديث ميں ہے كه عمرو ؓ نے نبي ﷺ سے نماز اور وضو كے بارے ميں سوالات كيے۔(1)

دعوتي اسباق

حضور ﷺ نے تمام سازشوں اور پروپيگنڈا كي پروا كيے بغير دعوت اسلام كي ترغيب دلائي ، بجائے اپنے بارے ميں اور صحابه كرام كے متعلق ہونے والي سازشوں كي صفائي پيش كرتے بلكه جو شخص بھي حضور سے ملتا اس كو ترغيب و ترہيب كے انداز ميں الله كي طرف بلاتے ۔

عمر بن عبسه ؓ دينِ حنيف كے پيروكار تھے اور زمانۂ جاہليت ميں بھي غير الله كي عبادت كے منكر تھے۔

مشركين مكه كي طرف سے نبي ﷺ كے خلاف برپا كي جانے والي ميڈيا وار كے نتيجے ميں عمرو بن عبسه ؓ آپ كے بارے ميں تفصيل حاصل كرنا چاہتے تھے۔قريش آنحضرت ﷺ كي مخالفت ميں بہت دلير تھے اور بڑي سختي كرتے تھے۔ عمرو بن عبسه ؓ نے مكه ميں ديكھا كه آپ چھپ كر دين كي تبليغ كرتے تھے اور آپ كي قوم آپ كے خلاف ديده دليري كا مظاہره كر رہي تھي۔قدر و منزلت والوں كے پاس حاضري ميں انتہائي ادب ملحوظ خاطر ركھنا ضروري ہے۔ عمر و بن عبسه ؓ فرماتے ہيں كه ميں بڑے ادب سے آپ ﷺ كي خدمت ميں حاضر ہوا۔

حضور ﷺ نے رسالت كا فہم سمجھايا اور پھر حقوق كے متعلق ترغيب دلائي كه اگر ان حقوق كي پاسدار كرو گے تو جنت تمہارا مقدر اور اگر ان كو پامال كرو گے تو عذاب الٰہي ناز ہو گا ۔رسالت محمديه ﷺ كي اساس دو چيزوں پر ہے: حقوق الله اور حقوق العباد ۔ نبي ﷺ نے فرمايا تھا: الله تعاليٰ نے مجھے صله رحمي كرنے اور بتوں كو پاش پاش كرنے ليے مبعوث فرمايا ہے۔ آپ كا يه فرمان صله رحمي كي اہميت پر دلالت كرتا ہے كيونكه صله رحمي جيسا عظيم وصف دعوت اسلامي كا ابتدا ہي سے حصه رہا ہے۔ نبي ﷺكے اس فرمان ميں بتوں كي شديد مذمت پائي جاتي ہے، حالانكه عرب كے ہاں يه انتہائي مقدس سمجھے جاتے تھے۔ معلوم ہوا كه جاہليت كے نشانات كو ختم كرنا ضروري ہے اور اسلامي دعوت اس وقت تك قائم ہوسكتي ہے نه پھيل سكتي ہے جب تك كفرو شرك كي علامتيں مٹا نه دي جائيں۔

نبي ﷺ نے جلد از جلد بتوں كو ختم كرنے كا عنديه ظاہر كيا، حالانكه آپ اس وقت بتوں كو ختم كرنے كي قدرت بھي نه ركھتے تھے۔ يہاں اس بات كي ترغيب دلائي جا رہي ہے كه كسي ديني امر كو لوگوں تك پہنچانے ميں دير نہيں ہو سكتي چاہے وقتي طور پر اس كے نفاذ ميں ركاوٹ ہي كيوں نه ہو۔ وه دائي جو لوگوں كو صرف ان ديني امور سے آگاه كرتے ہيں جن كا نفاذ ہو سكتا ہو اور ايسے امور سے آگاه نہيں كرتے جس كے نفاذ ميں جہاد اور ٹكراؤ كي ضرورت ہو ان كي دعوت ناقص ہے ۔ وه نبي ﷺكے اسوه سے ہٹے ہوئے ہيں كيونكه آپ ﷺ نے تو جاہليت اور اس كے بڑے بڑے سركشوں كا مقابله كيا، حالانكه اس وقت آپ كے مددگار بھي كم تھے اور شہر كي مكمل سرداري دشمن كے ہاتھ ميں تھي ۔(2)

نبي ﷺ يه فرمان كه تم واپس چلے جاؤ۔ جب سنو كه مجھے غلبه حاصل ہوا ہے تو ميرے پاس آنا، اس ترغيب و ترہيب ميں ہم يه سبق حاصل كر سكتے ہيں كه مشقت اور ايذاء رساني كي فضا ميں اسلام

(1)قشيري،امام ابوالحسن مسلم بن حجاج ،(١٣٧٥ھ)،صحيح مسلم ، الرقم: ٨٣٢

(2) الحميدي،امام ابي بكر عبد الله بن زبير،(1996ء)،التاريخ الاسلامي،ج 1،ص:١٠٩

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

کے پیروکاروں اور ارکانِ جماعت کو جمع کر لینا دراصل مقصود نهيں، چنانچه نبي ﷺ نے عمرو بن عبسةؓ کو اپني قوم کي طرف واپس جانے کا حکم ديا، نيز آپ ﷺ نے صحابه کرامؓ کو حبشه کي طرف دو دفعه هجرت کرنے کي اجازت دي جس سے پته چلتا هے که دعوت اسلامي کے دوران مسلمانوں کي مشکلات ميں کمي، ان کا خطرے کي جگهوں سے دور رهنا، اسلامي قوت کو صيغه راز ميں رکھنا، تحريك کے قائد کو بلا وجه مشغول رکھنے سے اجتناب، راز داري کا اهتمام، جس جگه هجرت کا حکم هو اس سے استفاده اور مستقبل کے ليے تياري، دعوت اسلامي کے تسلسل کا لحاظ رکھنا اور پيروکاروں کا مجموعي استحصال سے بچاؤ جيسے امور کا لحاظ رکھا جاتا هے۔

ضرب الامثال کے ذريعے محبت الهي کي ترغيب

کوئي خاص واقعه پيش آتا يا آنکهيں کسي خاص عمل کو ديکھتيں تو نبي ﷺصحابه کرام کو اُس واقعے يا عمل کي نسبت سے کوئي خاص مطلب سمجهانے کي کوشش کرتے تھے۔ اس طريق کار کا فائده يه هوتا که مطلب بهت اچھي طرح سمجھ ميں آجاتا تھا۔ مثال کے طور پر عمر بن خطاب ڈيلا نے بيان کيا: " چند جنگي قيدي نبي ﷺکي خدمت ميں لائے گئے ۔ اُن ميں سے ايك عورت اپنے گم شده بيٹے کو تلاش کر رهي تهي۔ اس کي چهاتي دودھ سے بھري هوئي تھي ۔ وه ادهر اُدهر بے چين پھرتي تهي۔ قيديوں ميں جو بچه نظر آتا اُسے سينے سے لگا کر دودھ پلانے لگتي۔ رسول الله کي ايليم نے صحابه کرام کو مخاطب کر کے دريافت کيا : أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ؟

’’کيا خيال هے يه عورت اپنے بچے کو آگ ميں پهينك سکتي هے؟ هم نے جواب ديا: ‘‘

" نهيں، اگر اس کے بس ميں هو تو وه کبهي بچے کو آگ ميں نهيں پهينکے گي ۔

آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمايا:

اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا

جس قدر يه عورت اپنے بچے کے ليے رحمدل هے، الله اس سے کهيں بڑھ کر اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا هے۔(1)

يوں رسول الله ﷺنے پيش آمده صورتحال کو بنياد بنا کر صحابه کرام کو رحمت الهي کي وسعت کا ايك گونه تصور دے ديا۔(2)

دعوت دين امت مسلمه کے بنيادي فرائض ميں سے هے ۔ اس فريضه کو سرانجام دينے کے ليے دعوت اور اس کے طريقه کار کا مطالعه بهت ضروري هے ۔ الله تعاليٰ نے قرآن حکيم ميں دعوت کے اصول بيان فرما ديے هيں ، ليکن عملي اسوه داعي اعظم کي سيرت طيبه هے ۔ آپ کے دعوتي اسلوب کا اس نقطه نظر سے مطالعه هر داعي حق کے ليے ناگزير هے ۔

عوامي اجتماعات ميں منهج ترغيب وترهيب

محرکات وه عوامل هوتے هيں جو کسي فرد کے اندر کسي کام کي تحريك پيد اکرتے هيں يا اس کا شوق بڑھاتے هيں۔ دنيا ميں رونما هونے والے تمام واقعات کسي نه کسي محرك کا نتيجه هوتے هيں ۔ دعوت و ارشاد کے حوالے سے تربيت انساني کے ليے جو محرکات کارگر ثابت هوتے هيں ان ميں ترغيب و

[1] ۔ بخاري ، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل ، امام(١٩٨٤ء) ، جا مع الصيحح،رقم: ۵۹۹۹

[2] ۔ غده، عبدالفتاح ،(١٩٩۶ء)،الرسول المعلم لعبد ، بيروت، المکتبه المطبوعات الاسلاميه، ص:١۶٠

ترھيب ، انعامات ، معاوضه مقابله و مسابقت ، حوصله افزائي ، توجه و ديچپلي وغيره شامل ھيں ۔ قرآن مجيد كے تربيتي منھاج كے مطالعه سے معلوم ھوتا ھے كه ترغيب و ترھيب كے ذريعے عمل كو ابھارا گيا ھے ۔ نيك اعمال كے ليے انعامات و اكرام كي تحريص (Incentive) دلائي گئي ھے ۔ انسان كے ذوق جماليات كو مد نظر ركھ كر نيكي اور بھلائي كي طرف دعوت كے ليے ايك خاص اسلوب اختيار كيا گيا ھے ۔ اور انسان كے سامنے محسوس شواھد كے ذريعے ان انعامات كي منظر كشي كي گئي ھے تاكه دعوت قبول كرے اور اس كا اجر پائے ۔ مثلاً نيكي اور بھلائي اختيار كرنے والوں ، اور اس سلسلے ميں جو تكاليف پيش آئيں ان پر صبر كرنے والوں كے ليے جس اجر كا وعده كيا گيا ھے اس كا قرآن ميں مختلف مقامات پر متعدد آيات ميں نھايت دلكش انداز ميں تذكره كيا گيا ھے ۔ يه انسان كا فطري داعيه ھے كه وه كسي كام كو اسي وقت بھترين انداز سے كرتا ھے جب اس كو اس كے بدلے فوائد و ثمرات كي يقين دھاني كرائي جائے۔ قرآن مجيد نے اس فطري داعيه كے پيش نظر ان اشيا كا ذكر كيا ھے جس كي ھر انسان خواھش ركھتا ھے ۔

رسول اللهﷺ نے بھي دعوت حق پيش كرتے ھوئے ، ترغيب و ترھيب سے محرك عمل كو ابھارا۔ ابتدائي دور ميں رسول اللهﷺ كي توجه اس طرف تھي كه عقيده توحيد كي دعوت دي جائے ۔ شرك سے نكالا جائے ۔ آپ " آخرت ميں ثواب عظيم اور جنت كا وعده كر كے لوگوں كو ايمان اور توحيد كي راه اختيار كرنے اور شرك سے دور رھنے كي ترغيب ديتے۔ يه ترغيب فقط آخرت كے حوالے سے نھيں تھي بلكه آپ كيه بھي فرماتے كه دنيا ميں تم فلاح پاؤ گے ۔ اور تمھيں اس كے عوض عزت و شرف اور بزرگي عطا ھوگي ۔ مثلاً ابن سعد نے الطبقات الكبريٰ ميں لكھا ھے كه رسول الله حج كے موسم ميں دعوت و تبليغ كے ليے ھر اس قبيله كے پاس جاتے جو خانه كعبه كي زيارت كے ليے آتا، ان كو دعوت پيش كرتے اور فرماتے ، لوگو ! لا اله الا الله كو اور فلاح پاؤ۔ عرب تمھارے زير نگيں ھو گا اور عجم پر تمھاري حكمراني ھو گي ۔ اسي طرح بيعت عقبه اوليٰ كے اصحاب سے آپ نے فرمايا كه اگر تم نے اس عھد كو پورا كيا تو تمھارے ليے جنت ھے (بخاري)۔ ايك مرتبه آپ تشريف لے جارھے تھے كه آپ نے ديكھا كه آل يا سر كو قريش ايزا دے رھے ھيں ۔ آپ نے فرمايا اے آل يا سر صبر كرو ، تمھارے ليے جنت كاوعده ھے ۔

كبھي آپ قصے كھانيوں سے جذبه عمل كو ابھارتے كيونكه قصے اور كھانياں انسان كو متوجه كرتي ھيں ، سننے كي رغبت پيدا كرتي ھيں اور واقعات كا تسلسل معلوم كرنے كا شوق پيدا كرتي ھيں ۔ اس ليے دعوت و ارشاد ميں قصوں اور واقعات كا استعمال انتھائي موثر ھے ۔ قرآن مجيد نے تربيت كرنے ، نصيحت كرنے ، عبرت دلانے اور حكمت سكھانے ميں قصوں سے مدد لي ھے ۔ قرآن مجيد نے انتھائي اختصار كے ساتھ قصوں كي تربيتي تاثير كو ان الفاظ ميں بيان كيا ھے ۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَ أَلَا وَلِي الْأَلْبَابِ (1)

’’بے شك ان كے قصوں ميں اھل فھم كے ليے بڑي عبرت ھے‘‘۔

ترغیب وترھیب میں عقلي استدلال کا منہج

قريش حصينؓ كي بڑي عزت كرتے تھے، وه ان كے پاس آئے اور كھنے لگے: ’’ھماري طرف سے اس آدمي سے گفتگو كيجيے، يه ھمارے معبودوں كا اچھا ذكر نھيں كرتا اور انھيں برا بھلا كھتا ھے۔ چنانچه وه حصينؓ كي معيت ميں نبي ﷺكے دروازے پر آئے۔

(1)۔القرآن ،يوسف: ١

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

نبي ﷺنے فرمایا: «أَوْسِعُوا لِلشَّيْخِ » ''اس بزرگ کے لیے جگه بناؤ۔'' اس وقت حصین کے بیٹے عمران اور دیگر مسلمان وهاں موجود تھے۔

حصین نے کها: ''اس خبر کي کیا حقیقت هے جو همارے پاس پهنچي هے که تو همارے بتوں کي برائي بیان کرتا هے اور انهیں گالي دیتا هے، حالانکه تیرا باپ تو اپنے آباء و اجداد کے دین پر قائم تها اور عقل مند آدمي تها؟''

پهر آپ ﷺ نے سوال کیا : کم تعد من له ؟

اے حصین ! تو کتنے معبودوں کي عبادت کرتا هے؟ حصین ؓ نے کها: ''سات زمین میں اور ایك آسمان میں هے۔''

نبي ﷺ نے پوچها: فَإِذَا أَصَابَكَ الضُّرُّ مَنْ تَدْعُو ؟ ''جب تجهے کوئي تکلیف پهنچتي هے تو کسے پکارتا هے؟''

حصین ؓ نے کها: اس خدا کو جو آسمان میں هے۔''

نبي ﷺ نے پوچها: فَإِذَا هَلَكَ الْمَالُ مَنْ تَدْعُو؟ '' جب تیرے مال مویشي هلاك هو جائیں تب کس کو پکارتا هے؟''

حصین ؓ نے کها: '' جو آسمان میں هے۔''

نبي ﷺ نے فرمایا: فَيَسْتَجِيبُ لَكَ وَحْدَهُ وَتَشْرِكُهُمْ معَهُ أَرَضِيتَهُ فِي لشكر أم تَخَافُ أَن يُغْلِبَ عَلَيْكَ''دیکه تیري دعا کو وه اکیلا قبول فرماتا هے اور تو اس کے ساته غیروں کو شریك کرتا هے۔ کیا تو دل سے اس کے شکر پر راضي هے یا ڈرتا هے که وه تجه پر غالب آجائے گا؟''

حصین ؓ نے کها: ان دونوں میں سے کوئي بات بهي نهیں؟''

حصین ؓ مزید کهنے لگے: '' مجهے اس وقت یقین هو گیا که میں نے زندگي میں آپ جیسے شخص سے گفتگو نهیں کي۔''

نبي ﷺ نے فرمایا: يَا حُصَيْنُ ! أَسْلِمْ تَسْلَمہ ''اے حصین! مسلمان هو جا، سلامتي پائے گا ۔ حصین ؓ نے کها: ''میري قوم اور خاندان هے۔ میں انهیں کیا جواب دوں گا ؟'' نبي ﷺنے فرمایا:

> قل: اللہم أستہدِيكَ لأَرْشَدَ أَمْرِي وَزِدْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِى
>
> ''اے الله ! میں تجه سے هدایت کا طلب گار هوں تا که مجهے میرے معاملے میں راهنمائي حاصل هو اور مجهے ایسا علم عطا فرما جو میرے لیے نفع مند هو۔''

حصین ؓ نے یه کلمات ادا کر لیے تو ابهي وه اپني جگه سے اٹهے بهي نه تهے که مسلمان هو گئے ۔ اس وقت ان کے بیٹے عمران ؓ فوراً اپني جگه سے اٹهے اور اپنے باپ کے سر، هاته اور پاؤں کو بوسه دیا۔ جب یه منظر نبي ﷺ نے دیکها تو رو پڑے اور فرمایا:

> بكَيْتُ مِنْ صَنِيعِ عِمْرَانَ، دَخَلَ حُصَيْنٌ وَہُوَ كَافِرٌ، فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ عِمْرَانُ وَلَمْ يَلْتَفِتْ نَاحِيَتَهُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَضَى حَقَّهُ، فَدَخَلَنِي مِنْ ذُلِكَ الرِّقَةُ
>
> ''میں عمران کے اس فعل پر آبدیده هوا هوں که اس کے باپ حصین جب یهاں آئے تو کافر تهے، عمران نے اس وقت اپنے باپ کا خیر مقدم نهیں کیا اور نه اس کي طرف متوجه هوئے لیکن جب حصین مسلمان هو گئے تو بیٹے نے اپنا حق ادا کیا، اس وجه سے میرے دل میں رقت کي پیدا هوگئي۔''

پهر جب حصین ؓ جانے لگے تو نبي ﷺ نے صحابه سے فرمایا: قُومُوا فَشَيْعُوهُ إِلَى منزله '' اٹهو اور حصین ؓ کو اس کے گهر تك چهوڑ کر آؤ ، حصین ؓ ابهي دروازے سے باهر نکلے هي تهے که قریش

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

نے دیکھتے ھي کہا: ’’یہ بے دین ھو گیا ھے اور سب اس سے دور چلے گئے ۔‘‘(1)
حصین ؓ کو جس چیز نے اتني جلدي اسلام لانے پر مجبور کیا وہ ان میں فطرتِ سلیمہ کي خوبي، قبولِ حق کي اچھي استعداد، نبي ﷺ کے مضبوط دلائل اور مھج ترغیب و ترھیب پر مبني آپ ﷺ کي عمدہ گفتگو تھي۔ (2)
نبي ﷺ نے حصین ؓ سے باھمي مکالمے کا انداز اپنایا تاکہ توحید ان کے دل کي گھرائیوں تك اتر جائے اور ھر قسم کے باطل نظریات ختم ھو جائیں۔

عبادات کي ترغیب کا تمثیلي اسلوب

آنحضرتﷺ اپني بات بھتر طور پر ذھن نشین کرانے کے لیے کبھي تبادلۂ خیال کے طرز کو اختیار فرماتے، کبھي سوال و جواب کے انداز پر گفتگو کرتے۔ اس سے کئي فائدے حاصل ھوتے۔ تمام موجود صحابہؓ پوري طرح متوجہ رھتے۔ وہ گفتگو میں دلچسپي لیتے۔ انھیں غور و فکر کرنے کا موقع ملتا۔ جس کي وجہ سے ان کي صلاحیت نکھرتي۔ اس طرح سوال و جواب کے ذریعہ حقائق کو بھت ھلکے پھلکے انداز میں ذھنوں میں بٹھا دیا جاتا۔ آنحضورﷺ سوال و جواب کے انداز میں صحابہ کرامؓ کے فکر و عمل کو کس طرح جلا بخشتے، اس کي چند مثالیں یھاں پر درج کي جارھي ھیں:
1۔ رسولﷺ خدا: اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ تم جانتے ھو مسلمان کون ھے؟
صحابہ کرامؓ: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہ اَعْلَمُ! اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ھے
رسولﷺ خدا: اَلْمُسْلِمُ مِنْ سَلِمُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِہ وّیَدِہ مسلمان وہ ھے جس کے ھاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رھیں۔
رسولﷺخدا: اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُوْمِنْ؟ کیا تم جانتے ھو مومن کون ھے؟
صحابہ کرامؓ اللہ وَرَسُوْلَہ اَعْلَمُ! اللہ اور اس کے رسول بھتر طور پر جاتے ھیں۔
رسول خدا:اَلْمُوْمِنُ مَنْ أَمِنَہ الْمُوْمِنُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ(3)
ایك بار آنحضورﷺ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا(4)

اگر تم میں کسي کے دروازہ کے سامنے نھر بہ رھي ھو اور کوئي شخص روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس پر میل باقي رہ سکتا ھے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس پر ذرا بھي میل باقي نھیں رھے گا۔ آپﷺ نے فرمایا: ’’یھي حال پانچوں نمازوں کا ھے کہ اللہ ان کے ذریعہ گناھوں کو مٹا دیتا ھے۔‘‘
رسولﷺ خدا: کیا تم جانتے ھو مفلس کون ھے؟
صحابہ کرامؓ: ھم مفلس اس کو سمجھتے ھیں جس کے پاس نہ کوئي سامان ھو اور نہ درھم و دینار۔

(1) عسقلاني ،ابن حجراحمد بن علي (1318ھ) الاصابہ في تمیز الصحابہ ،مطبعہ السعادۃ القاھرۃ،ج:۱،ص:۳۳۷
(2) السید محمد نوح، للدکتور (2009ء)،فقہ الدعوۃ الفردیۃ ، بیروت،المکتبۃ العصریہ ص: ۱۰۴
(3) الصلابي، علي محمد ،(2018) ، السیرۃ النبویۃ ،ج:۲،ص:۲۷۹
(4) بخاري ،محمد بن اسماعیل ،(۲۰۰۱ء)،الجامع الصحیح ،رقم :۵۲۸

رسول خداﷺ نے فرمایا :

إن المفلس من امتي ياتي يوم القيامة بصلاة، وصيام، وزكاة، وياتي قد شتم ہذا، وقذف ہذا، واكل مال ہذا، وسفك دم ہذا(1)

'' میري امت کا مفلس وہ شخص ھے جو قیامت میں نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر حاضر ہوگا لیکن اس نے کسي کو گالي دي ہوگي، کسي پر تہمت لگائي ہوگي کسي کا مال کھایا ہوگا، کسي کا خون بہایا ہوگا، کسي کو زدوکوب کیا ہوگا۔''

چنانچہ اس کے خلاف ان مدعیوں کو اس کي نیکیاں دے دي جائیں گي۔ جب اس کے پاس نیکیاں ختم ہوجائیں گي اور مدعي باقي رھیں گے تو ان کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔ یہاں تك کہ ان گناہوں کي پاداش میں اسے جہنم میں جھونك دیا جائے گا!

جس طرح آپﷺ سوال کرکے مخاطبین کي توجہ اپني طرف مبذول کراتے اور پھر کوئي حقیقت ان کے ذہن نشین کردیتے اسي طرح آپﷺ اپنے مخاطبین، احباب و رفقاء کو بھي سوالات کرنے کا موقع دیتے تاکہ ان کے ذہنوں میں اُبھرنے والے شکوك و شبہات بھي دور کیے جاسکیں اور اگر وہ کسي مسئلہ میں رھنمائي چاھیں وہ بھي دي جاسکے۔

دعوتي اسباب کي ترغیب وترھیب

اسباب و ذرائع اختیار کرنے کا قانون اللہ تعالیٰ کے ان قوانین میں سے ھے جنھیں رسول اللہﷺ نے بھي اختیار کیا۔ اسباب، سبب کي جمع ھے جو ھر اس چیز پر بولا جاتا ھے جس کے ذریعے کسي منزل مقصود تك پہنچا جاسکے اور یہ قانون اللہ تعالیٰ کي اس عظیم کائنات میں واضح طور پر نافذ نظر آتا ھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو اپني قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا، پھر اس میں ایسے قوانین اور ضابطے بنائے جو اس کے قائم دائم رھنے کي ضمانت ھیں۔ اس نے اپنے ارادے نافذ العمل ہونے کے بعد نتائج کا تعلق اسباب سے قائم کردیا، جیسے عرش الٰھي کو فرشتوں کا اٹھانا، زمین کي حرکت روکنے کے لیے اس میں پہاڑوں کو گاڑنا اور پاني کي مدد سے کھیتي اگانا وغیرہ۔

اور اگر اللہ چاھتا کہ دنیا کي تمام اشیاء کسي سبب یا ذریعے کے بغیر صرف اس کي قدت کاملہ سے قائم رھتیں تو ایسا بھي ممکن تھا لیکن اس کي حکمت عالیہ کا تقاضا یہ تھا کہ اپني مخلوق کو ذرائع اختیار کرنے کا قانون عطا فرمائے تاکہ زندگي اللہ کریم کے ارادے اور طریقے کے مطابق چلتي رھے۔ ھمیں اس کائناب میں ذرائع اختیار کرنے کا قانون واضح طور پر کار فرما نظر آتا ھے۔ کتاب اللہ میں بھي اس کے شواھد ملتے ھیں۔ اللہ عزوجل نے ھمیں اسباب و زرائع اختیار کرنے کي ترغیب دلائي کہ ھم اپنے تمام دنیوي اور اخروي معاملات میں اسباب کا دمن ھاتھ سے نہ چھوڑے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ھے:

﴿وَقُلِ ٱعۡمَلُواْ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُولُهُۥ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ﴾(2)

''اور (اے نبي!) کھہ دیجئے: تم عمل کرو، پھر اللہ تمھارے عمل کو عنقریب دیکھے گا اور اس کا رسول اور مومنین بھي۔''

قرآن کریم کے حوالے ھي سے ھمیں علم ہوتا ھے کہ جب حضرت مریمؑ انتھائي کمزوري کي حالت میں

(1) بخاري ،محمد بن اسماعیل ،(۲۰۰۱ء)،الجامع الصحیح ،رقم :۶۵۷۹

(2) القرآن،التوبۃ : ۱۰۵

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

تهیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسباب اختیار کرنے کا حکم فرمایا:

﴿وَهُزِّيٓ إِلَيۡكِ بِجِذۡعِ ٱلنَّخۡلَةِ تُسَٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبٗا جَنِيّٗا﴾(1)

''اور تو کھجور کا تنا اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔''

ان آیات میں مبارکہ میں اسباب اختیار کرنے کی ترغیب و ترہیب دی جا رہی ہے ،گویا کہ اللہ ہمیں تمام معاملات و حالات میں اسباب و ذرائع اختیار کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔ اللہ کے رسولﷺ نے قانون ''اختیارِ ذرائع'' کی مکمل پاسداری کی۔ آپﷺ نے اسلامی مملکت کے قیام کے لیے اٹکل پچو اور اندازوں سے کام لینے کے بجائے تمام ممکنہ اسباب و ذرائع اختیار کیے۔ آپﷺ، صحابۂ کرامؓ کو اسباب و ذرائع اختیار کرنے کی تلقین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ اپنے دنیوی اور اخروی امور میں اس قانون پر ربانی پر چلیں۔(2)

امت اسلامیہ کے ابتدائی دور میں، جو کہ اس امت کا سنہری دور تھا، یقین کیا جاتا تھا کہ ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور قدرت کاملہ کی بدولت عطا ہوا ہے جو کہ ظاہری اسباب و وسائل اختیار کرنے کے منافی نہیں اور وہ یقین رکھتے تھے کہ اس کائنات اور انسانی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے ایسے قوانین نافذ العمل ہیں جو تبدیل نہیں ہوسکتے اور اس کے ساتھ ساتھ بعض قوانین مقتضائے عادت کے خلاف بھی پائے جاتے ہیں جن کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و حکمت سے نظام کائنات کے لیے عمومی طور پر اسباب و ذرائع کا قانون مقرر کیا اور مقتضائے عادت کے خلاف قانون کو استثنائی صورت قرار دیا۔ اور حقیقت میں دونوں کا تعلق یہ مشیت الٰہی سے ہے، اس لیے صحابۂ کرامؓ سمجھتے تھے کہ قانون اختیار ذرائع اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے، لہٰذاجب وہ اپنی زندگی میں کسی خاص مقصد کو حاصل کرنا چاہتے تو اس کے مطابق ذرائع اور وسائل اختیار کرتے۔(3)

حالات حاضرہ میں ہم نے اسباب کی ترغیب کے کلچر کو بھولا دیا ہے ،اور ہر شخص یہ آرزو رکھتا ہے کہ وہ بغیر کچھ حرکت کیے سب کچھ حاصل کر لے ،ایسا ممکن نہیں ،اگر دیکھا جائے کہ مسلمانوں سے عالمی شرف اور قیادت کیوں چھن گئی تو معلوم ہوگا کہ ان پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ ایک طرف تو اُنھوں نے شریعت کو بھلا دیا، اس کا مرتبہ کم کردیا اور اس میں اپنی ادنیٰ خواہشات کی کثافتیں شامل کرلیں اور یوں ان کے علم و عمل اوہام کی نذر ہوگئے۔ دوسری طرف اُنھوں نے قوانین الٰہیہ سے پہلو تہی اختیار کرتے ہوئے یہ یقین کرلیا کہ شاید اسباب و ذرائع اختیار کیے بغیر صرف آرزؤوں اور پراگندہ خوابوں ہی کی مدد سے شرف و عزت حاصل کی جاسکتی ہے، حالانکہ ایسا ناممکن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ أَيۡدِيكُمۡ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيۡسَ بِظَلَّٰمٖ لِّلۡعَبِيدِ﴾(4)

---

(1) القرآن، مریم: ۲۵

(2) السید حمد یوسف ،(1998ء)،التمكين للأمة الإسلامية ، دمشق،دارالفکر، ص: ۲۲۵

(3) محمد قطب ،(1997ء)،مفاهيم ينبغي أن تصحح ، بیروت:المکتب الاسلامی ،ص: ۲۶۲.

(4) القرآن، ال عمران: ۱۸۲

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

''یہ تمہارے ہاتھوں کي کمائي کا بدلہ ہے اور بے شك الله اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں۔''

اور اگر کوئي سوال کرے کہ اہل ایمان تو اللہ تعالیٰ کي نافرماني کي وجہ سے عتاب کے مستحق ٹھہرے لیکن وہ کفار جنھوں نے اللہ تعالیٰ کا یکسر انکار کردیا، اس کے باوجود انھیں جاہ و حشمت اور قیادت کیونکہ حاصل ہوئي تو جواب یہ ہوگا کہ اُنھوں نے یہ مقام اس لیے حاصل نہیں کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضي ہے یا وہ کسي جادو اور غیر عادي امور کے توسط سے یا کوئي انوکھي مخلوق ہونے کي وجہ سے اس مرتبے پر فائز ہوتے ہیں۔

اُنھوں نے جو صنعتي ترقي کي ہے اور سمندروں اور ہواؤں کو مسخر کیا ہے تو وہ اس لیے نہیں کہ ان کا عقیدہ سچا ہے یا ان کي فکر درست ہے۔ انھوں نے یہ کامیابیاں اس لیے حاصل کي ہے کہ دنیا میں ترقي کا راستہ ہر ایك کے لیے کھلا ہے، چاہے مومن ہو یا کافر، نیك ہو یا برا، اللہ تعالیٰ کا فرماني ہے:

﴿مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيۡهِمۡ أَعۡمَٰلَهُمۡ فِيهَا وَهُمۡ فِيهَا لَا يُبۡخَسُونَ﴾ (1)

''جو شخص دنیاوي زندگي اور اس کي زینت چاہتا ہے تو ہم انھیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ اسي(دنیا) میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کي حق تلفي نہیں کي جاتي۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شرف و عزت اور ترقي کے حصول کا ذریعہ اس کي محنت و طاقت کو قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس کائنات میں نافذ ہونے والے ایسے قوانین کے مطابق ہو جو ہر قسم کي تحریف اور تبدیلي سے محفوظ ہیں، لہٰذا جو شخص قانونِ الٰہي کے مطابق لگن سے محنت کرے گا اس کے مطابق اللہ عزوجل کي عطا کا مستحق ٹھہرے گا۔

معلوم یہ ہوا کہ قانون ''اختیارِ ذرائع'' اللہ تعالیٰ کي مشیت و ارادے کے ساتھ منسلك ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کافر دنیا میں جتني بھي ترقي کرلے اس کي بدولت جنت کے دروازے اس کے لیے نہیں کھل سکیں گے اور مسلمان اگر کوتاھي کرتا ہے تو گناہ ہے اور اس کا محاسبہ ہوگا۔(2)

توکل علي اللہ اور تعلیمات ترغیب

اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا نظریہ اختیار ذرائع کے منافي نہیں۔ مومن اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے ذرائع تو اختیار کرتا ہے لیکن وہ یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ بس ذرائع ہي نتیجہ خیز ہیں بلکہ اس کا اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ نتائج اللہ کریم کي مشیت و ارادے سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ایك مومن آدمي کي سمجھ کے مطابق ذریعے اور نتیجے میں کوئي تعلق نہیں۔ ذرائع اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے اور نتیجے کا معرض وجود میں آنا صرف اللہ تعالیٰ کي طرف سے ہے، کوئي اور اس پر قادر نہیں ہے۔ اسي سوچ کے ساتھ مومن کا شعار اسباب و ذرائع کي پرستش اور ان کے ساتھ چمٹے رہنے سے آزاد ہوجاتا ہے اور وہ اطاعت الٰہي کے مطابق نتیجہ پالتا ہے۔ یوں حصول نتیجہ کي شکل میں اسے اللہ تعالیٰ کي فرماں برادري کا ثواب مل جاتا ہے۔(3)

(1) القرآن، هود: ١٥

(2) نحوي، عدنان ،(1990ء)،لقاء المومنين، مصر:دارالتوزيع والنشر، ج:٢،ص:١٢٤

(3) سيد قطب شهيد،(1376ھ)،في ظلال القرآن،بيروت،مطبوعه داراحياء التراث: ج:٣،ص:١٤٧٦.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

رسول اللهﷺ نے اپنے متعدد فرامین میں الله تعالیٰ پر بھروسه کرنے کے ساتھ ساتھ اسباب و وسائل اختیار کرنے کي ترغیب بھي دي ھے اور یه واضح کیا ھے که ان دونوں کے درمیان کوئي تعارض نهیں۔ حضور ﷺ نے اسباب اختیار کرنے کي ترغیب دیتے هوئے ارشاد فرمایا :

حضرت انسؓ بیان کرتے هیں که ایك دفعه ایك آدمي اپني اونٹني کے همراه مسجد کے دروازے پر کھڑا تھا اور مسجد میں داخل هونے سے پهلے اس نے الله کے رسولﷺ سے دریافت کیا: ’’کیا میں اپني سواري کو کھلا چھوڑ کر الله پر توکل کرسکتا هوں؟‘‘ گویا وه اختیارِ ذرائع کو الله پر بھروسے کے خلاف سمجھتا تھا۔ رسول اللهﷺ نے اس کي تصحیح فرمائي که اسباب و ذرائع اختیار کرنا شریعت کا حکم ھے اور یه کسي حال میں بھي الله تعالیٰ پر بھروسه کرنے کے خلاف نهیں هوسکتا بشرطیکه وه انهیں سچي نیت سے اختیار کرے۔ آپﷺ نے فرمایا: اِعْقَلْهَا وَتَوَكَّلْ ’’اس کو باندھ، پھر الله پر بھروسه کر۔‘‘(1)

مندرجه بالا حدیث میں سے ایك ھے جو وضاحت کرتي هیں که الله تعالیٰ پر بھروسه کرنے کے ساتھ اسباب و ذرائع اختیار کرنا غلط نهیں بشرطیکه ذرائع پر اتنا یقین اور اعتماد نه هو که توکل علي الله کو یکسر بھول جائے۔ حضرت عمرؓ نبیؐ کا فرمان نقل کرتے هیں:

> لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّله لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقَ الطَّيْرَ، تَغْدُوخِمَاصًا وَّتَرُوحُ بَطَانًا (2)
>
> ’’اگر تم الله تعالیٰ پر کماحقه بھروسا کرو تو وه تمهیں پرندوں کي طرح رزق عطا فرمائے جو بھوك کي حالت میں صبح کو جاتے هیں اور شام کو سیر هوکر لوٹاتے هیں۔‘‘

اس فرمان رسول ﷺمیں الله تعالیٰ پر بھروسا کرنے کي ترغیب کے ساتھ ساتھ اسباب و ذرائع اختیار کرنے کي اهمیت و ضرورت کي طرف بھي اشاره کیا گیا ھے، اس لیے فرمان نبوي ﷺمیں الله تعالیٰ کي طرف سے رزق کي ضمانت کو پرندوں کے صبح جانے اور شام کو سیر هوکر لوٹنے کے ساتھ منسلك کیا گیا ھے۔

خلاصہ کلام

اسلامی دعوت و ارشاد کا بنیادی مقصد انسان کے اندر سوئی ہوئی روح کو بیدار کرنا اور اسے اللہ تعالیٰ سے جوڑنا ہے۔ انبیائے کرامؑ نے اس مقصد کے لیے جو طریقِ دعوت اختیار کیا، اس میں منہجِ ترغیب و ترہیب (انعام و عذاب کی تلقین) کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اسلوب انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے کیونکہ انسان امید اور خوف دونوں سے متاثر ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی جگہ جگہ جنت کی خوشخبریاں اور جہنم کی وعیدیں بیان کی گئی ہیں تاکہ انسان کے دل میں نیکی کی رغبت اور گناہ سے اجتناب پیدا ہو۔ رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں منہجِ ترغیب و ترہیب کی بہترین عملی مثالیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے نہ صرف حکمت و موعظتِ حسنہ کے ذریعے دعوت دی بلکہ ہر موقع پر حالات کے مطابق امید اور خوف دونوں پہلوؤں کو نمایاں فرمایا۔ یہی توازن دعوتِ اسلامی کی کامیابی کا راز ہے۔ نتیجتاً، منہجِ ترغیب و ترہیب ایک جامع اور مؤثر نظامِ دعوت ہے جو فرد کے اخلاقی، روحانی اور فکری پہلوؤں کو سنوارتا ہے اور معاشرے کو ہدایت و اصلاح کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

(1) ترمذي،ابو عیسیٰ محمدبن عیسیٰ(2000ء)،سنن الترمذي ،بیروت لبنان،دارالاحیاء التراث، الرقم:۲۵۱۷

(2) حنبل، احمد، (۱۳۹۸ھ) مسند احمد، بیروت: مطبوعه مکتبه اسلامي،ج:۱،ص:۲۳

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)